ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

اللہ اکبر

روزنامہ

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل ہو

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | ۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ اپنے پرہیبت نشانات سے صداقت احمدیت کو ظاہر کردیگا

"میں قسم حضرت احدیت جلشانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دُنیا پرستی میں ایسے غرق ہوگئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا ہے اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کرونگا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے۔ جو ان کے خیال وگمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی۔ کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خُدا فرماتا ہے۔ کہ مَیں نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں۔ اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں" (اشتہار ۵ اپریل ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ جولائی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیرو عافیت ہے۔

آج بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے زیر اہتمام اس موضوع پر کہ ہندوستان میں ذریعۂ تعلیم کیا ہونا چاہیئے۔ انگریزی زبان میں ایک علمی مناظرہ ہوا جس میں جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے علاوہ دیگر متعدد اصحاب نے بھی تقریریں کیں۔

آج جناب سید بشارت احمد صاحب وکیل حیدر آباد دکن اپنی خوشدامن صاحبہ کی شدید علالت کی وجہ سے جو یہاں رہائش رکھتی ہیں تشریف لائے۔

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین کی دعا کا اثر

میں امسال جب دسویں کلاس میں داخل ہوئی۔ تو نہایت ہی کمزور تھی۔ ہیڈ مسٹرس صاحبہ کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جو لڑکی سہ ماہی امتحان میں کامیاب نہ ہوگی۔ وہ سکول سے نکال دی جائے گی۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں نہایت الحاح سے دعا کے لئے درخواست کی۔

باوجودیکہ میں حساب میں بہت کمزور تھی۔ سہ ماہی امتحان میں تمام حساب صحیح نکلے۔ اور امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی نیز کمترینہ کے خاوند کی مالی مشکلات بھی دور ہوگئیں۔ حضور پُر نور کی قبولیت دعا نے ہم غریب الوطنوں کی مدد کی۔ رہتک کے احمدی ہماری حالت سے بخوبی واقف ہیں۔ میں احمدی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ مصیبت کے وقت خاص طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ضرور درخواست دعا کیا کریں۔ (خاکسار سکینہ بی بی تاج منزل رہتک)

کامیابی

عزیزہ زہرہ بیگم نگہت بنت خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی نے امسال اینڈرسن پبلک گرلز سکول انبالہ سے ڈپلومہ کا امتحان پاس کیا ہے۔ (خاکسار عبد الواحد)

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل اجمیری یو۔ پی کی جماعتوں کا دورہ کر رہے تھے کہ اس اثناء میں دن رات کام کی مشقت کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔ اور آجکل دہلی میں ہیں۔ احباب ان کی بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد تقی صاحب کا امتحان ولایت میں وسط جولائی سے وسط اگست تک رہے گا۔ درخواست ہے۔ کہ احباب عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں خاکسار محمد شریف وکیل منٹگمری (۳) عاجز بوجہ بیماری مراق بہت تکلیف میں ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ پاک اس مرض سے شفا بخشے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ تاج حسین احمدی از پکہ سوہہ

اعلانات نکاح

(۱) میرے لڑکے عزیز ملک عبد الحمید ساکن کنجاہ ضلع گجرات کا نکاح امۃ الحی بنت ملک علی بخش صاحب ای۔ اے۔ سی۔ الف سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر ۱۸ جولائی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ مولا کریم طرفین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ خاکسار ملک بشیر علی سکنہ کنجاہ ضلع گجرات (۲) ۱۲ جولائی ۳۶ء مسجد نور کریام ضلع جالندھر میں احمد علی خان ولد محمد علی خان سکنہ کریام کا نکاح امۃ اللطیف دختر طفیل محمد خان سکنہ کریام کے ساتھ ۲۵۰ روپیہ مہر پر مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ نے پڑھا۔ خاکسار حاجی غلام احمد از کریام ضلع جالندھر (۳) جناب محمد عبد القدوس صاحب کا نکاح جناب عبد الستار صاحب بنگلوری کی دختر زہر النساء سے بعوض مہر ۲۵۰ روپیہ ۱۰ جولائی ۳۶ء کو اکحاج حضرت سید حسین صاحب نے پڑھا۔

(۴) عزیز محمد رحمت اللہ صاحب ولد عبد الغنی صاحب بنگلور چھاؤنی کا نکاح میر کلیم اللہ صاحب امیر جماعت شموگہ کی دختر نیک اختر خیر النساء سے بعوض مہر اکتالیس تولہ زر خالص ۱۳ جولائی ۳۶ء کو اکحاج حضرت سید حسین صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار غلام قادر شرق

ولادت

۱۹ جولائی کو اللہ تعالےٰ نے میرے ہاں لڑکا عطا کیا۔ احباب جماعت اور بزرگان سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ مولےٰ کریم مولود مسعود کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے اس کی والدہ بیمار ہے۔ اللہ تعالےٰ شفاء بخشے۔ خاکسار فضل محمد خان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شملہ

دعائے مغفرت

(۱) جماعت الہ آباد کے معزز ممبر صوبیدار ولی محمد خاں صاحب ۲۶ و ۲۷ جون کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے یکایک انتقال کر گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

قبرستان کے متعلق احرار کی فتنہ انگیزی کے مقدمہ کی سماعت

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ ۲۱ جولائی ۳۶ء۔ ۱۶ جون ۳۶ء کو قبرستان میں احراریوں کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس نے ۱۹ احمدیوں پر جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ علاقہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں آج پھر اس کی سماعت ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور دیوان نرسنگھ صاحب پلیڈر بٹالہ موجود تھے۔ اور استغاثہ کی طرف سے پنڈت مدن گوپال صاحب کورٹ سب انسپکٹر۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ اور بعض دیگر دوست مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

ٹھیک گیارہ بجے کارروائی مقدمہ شروع ہوئی۔ اور لال بیگ کنسٹیبل گواہ استغاثہ پر جناب مرزا عبد الحق صاحب نے مکرر جرح کی۔ جو بارہ بجے ختم ہوگئی۔ اور مزید سماعت کے لئے یکم اگست ۳۶ء تاریخ مقرر ہوئی:۔

۲۴ خاکسار محمد حسین ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ حلقہ الہ آباد (۲) میرے دادا حاجی محمد یوسف صاحب ۲۹ مئی بقضاء الٰہی فوت ہو گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خدام اور صحابہ میں سے تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ضیاء الدین محمد ڈی چری (۳) مستری نور محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ والہ ضلع شیخوپورہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے ۵ جولائی کو انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار مستری گل محمد سید والہ ضلع شیخوپورہ

(۴) مولوی عبد الرحمن صاحب خانساماں ڈاک بنگلہ نوشہرہ چھاؤنی جو یہاں مقامی جماعت کے سب سے پہلے بزرگ تھے۔ جو جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بڑے مخلص، سلسلہ سے خاص محبت رکھنے والے، مہمان نواز بزرگ تھے قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد شفیع نوشہرہ چھاؤنی (۵) میری اہلیہ صاحبہ معلمہ اردو گرلز سکول کمیٹی راجن پور ایک سال کا طویل عرصہ بیمار رہ کر ۱۳ جولائی کو جنت کی طرف رحلت فرما گئیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ مغفورہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔ خاکسار محمد بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ راجن پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانی کا اثر مخالفین پر

تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد پورے کئے جائیں

خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جماعت احمدیہ کی قربانی اور ایثار دُنیا میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ اور تو اور وُہ لوگ بھی جو کچھ عرصہ سے اس ارادہ۔ اور اس مقصد کو لے کر کھڑے ہُوئے تھے۔ کہ احمدیت کو دُنیا سے مٹا کر دم لیں گے۔ اور جنہوں نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا اور لگا رہے ہیں۔ جہاں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی ناکامی اور نامرادی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ وہاں اس کی بے نظیر قربانی کا بھی اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" نے اپنے ایک حال کے پرچہ میں لکھا ہے:-

"قادیانی تحریک کی جتنی طاقت ور اور منظم مخالفت ۱۳۵۳ھ سے ہو رہی ہے۔ اتنی مخالفت اس کے یوم پیدائش سے لے کر ۱۳۵۲ھ تک نہیں ہوئی تھی۔ قادیانی مذہب کی پردہ دری جتنے مدلل طور پر اب ہُوئی ہے۔ شاید ہی کبھی ہوئی ہو لیکن یہ تمام جد وجہد غیر منظم اور غیر مرتب ہے۔ کیا آپ کو یاد نہیں۔ کہ ۱۳۵۴ھ میں قادیانیوں کی مختصر جماعت نے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے ۱۵- لاکھ خرچ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس کے معنی یہ تھے۔ کہ ۱۵- لاکھ روپیہ مسلمانوں کو اُن کے عقائد سے گمراہ کرنے پر خرچ کیا جائے گا۔ یہ کوئی مخفی چیز نہیں ہے۔ بعض اخبارات و رسائل نے اس کو فوراً ظاہر کر دیا تھا۔ اور اس کے بالمقابل آٹھ کروڑ غیر قادیانیوں کی طرف سے پندرہ ہزار روپیہ بھی اس موقعہ پر خرچ نہ کیا جا سکا"۔

ان الفاظ سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ احمدیت کے خلاف بڑے جوش سے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے۔ اور انتہائی عداوت اور دشمنی کا اظہار کیا گیا ہے وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ "قادیانیوں کی مختصر جماعت" کے مقابلہ میں "آٹھ کروڑ غیر قادیانیوں" کی ناکامی کا کھلے الفاظ میں اقرار کر لیا گیا ہے۔ اور اس ناکامی کی وجہ "غیر منظم اور غیر مرتب جد وجہد" بتائی گئی ہے۔ جو قطعاً صحیح نہیں۔ کیونکہ جو لوگ اس مخالفت کے علم بردار ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے نہایت منظم طور پر مخالفت شروع کی۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جو کچھ بھی وُہ کر سکتے تھے۔ اور جو کچھ ان کے لئے ممکن تھا۔ اسے وُہ عمل میں لے آئے۔ انہوں نے ایک طرف تو عوام کو اپنی پشت پناہ بنا لیا۔ ان میں احمدیوں کے خلاف جس قدر زہر بھر سکتے تھے بھر دیا۔ اور دُوسری طرف حکومت کے بعض بااثر افراد کی پوری پوری امداد حاصل کر لی۔ باوجود اس کے وُہ نہ صرف احمدیوں کو بحیثیت جماعت کسی قسم کا نقصان پہونچانے میں ناکام رہے ہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ میں پہلے سے بھی زیادہ جوش عمل اور جذبہ ایثار و قربانی پیدا کرنے کے موجب بن گئے ہیں اور آج دشمن خود اقرار کر رہا ہے۔ کہ مٹھی بھر احمدیوں نے ایک سال میں دین کے لئے جس قدر مالی قربانی کی۔ اس کا عشر عشیر بھی کروڑوں غیر احمدی پیش نہ کر سکے۔

خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں اگرچہ جماعت احمدیہ نے ہر شعبہ میں قربانی کی شاندار مثال قائم کی ہے۔ دُشمنوں کے مظالم اور شدائد کو نہایت ہی صبر اور استقلال کے ساتھ برداشت کیا ہے۔ اور ہر ستم جو ان پر توڑا گیا۔ اور ہر جور جو اُن پر کیا گیا۔ ان کے ایمان کی پختگی اور ان کے لئے روحانی حلاوت کا باعث ہُوا ہے۔ وُہ نہ صرف خود ایمان میں پہلے سے بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں۔ بلکہ انہوں نے ہر قسم کی تکالیف اور مصائب اٹھاتے ہُوئے مخالفت اور عداوت کی بھڑکتی ہوئی آگ میں کود کر اور اپنے جسموں کے جھلسنے کی قطعاً پروا نہ کرتے ہُوئے ہزاروں سعید الفطرت لوگوں کو بچایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے لا کھڑا کیا ہے۔ پھر متعدد نوجوان آس عرصہ میں اپنی امنگوں، اپنے عزیزوں اور اپنے وطنوں کو خدا کے لئے چھوڑ کر دُنیا کے دُور دراز ملکوں میں اس لئے روانہ ہو گئے ہیں کہ وہاں جا کر حق کی آواز بلند کریں اور خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خوشخبری سُنا کر اپنا فرض ادا کریں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی طرح جماعت احمدیہ نے آگے قدم بڑھایا ہے۔ اور اس کے نہایت شاندار نتائج نکل رہے ہیں۔ لیکن مخالفین کی نگاہ میں چونکہ سب سے اہم اور سب سے بہترین چیز مال ہی ہے۔ اس لئے ان کے لئے یہی بات خاص طور پر حیران کُن ثابت ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام اور مقتدا کی آواز پر کس طرح لاکھوں روپیہ نچھاور کر رہی ہے۔ اور اسی پیمانہ سے وُہ کروڑوں مسلمانوں کو ماپ کر اپنی ناکامی و نامرادی پر نوحہ خواں ہیں۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جماعت کا بہت بڑا حصہ انہی لوگوں سے نکل کر آیا ہے۔ جو آج کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہُوئے یا تو اسلام کی خدمت سے قطعاً غافل اور اس کے لئے کسی قسم کی قربانی کرنے سے کلیۃً متنفر ہیں۔ یا پھر ان کی حالت ان لوگوں کی سی ہے۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے:- لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ۔ کہ ان لوگوں کو نہ اللہ پر اور نہ آخرت پر ایمان ہے۔ ان کی مثال اس پتھر کی سی ہے جس پر مٹی پڑی ہو۔ جب بارش برستی ہے۔ تو مٹی بہہ جاتی ہے۔ اور وُہ پتھر کا پتھر رہ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کبھی غلبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کی قسمت میں ناکامی اور نامرادی لکھی ہے۔ اور اللہ کافروں کو خواہ ان کا جتھہ کتنا ہی بڑا ہو قطعاً کامیابی کا رستہ نہیں دکھاتا۔

مگر جماعت احمدیہ جو دین کے لئے اس قدر شاندار اور بے مثال قربانی پیش کر رہی ہے اور باوجود شدید مخالفتوں کے فتح و نصرت حاصل کر رہی ہے۔ اس کی وجہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پر عمل کرنا ہے۔ اور اسی سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ جماعت جس قدر تندہی اور سرگرمی کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر عمل کرے گی۔ اسی قدر جلد کامیابی اور کامرانی کی آخری منزل تک پہنچ جائے گی۔ احباب کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت تک انہوں نے خدمت دین میں کس قدر حصہ لیا اور اس نے دُنیا کو کس طرح حیران و ششدر بنا دیا ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ابھی کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ اور اس کے لئے جس قربانی اور ایثار کی ضرورت ہے۔ وُہ پیش کی جا رہی ہے یا نہیں۔

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہُوئی۔ کہ تھوڑے عرصہ سے چندہ تحریک جدید میں نسبتاً کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ حالانکہ پیش آمدہ حالات اور واقعات کے لحاظ سے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احباب کرام پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی سے کام لیں۔ اور جلد سے جلد اپنے وعدے پُورے کر دیں۔ اس وقت کسی احمدی سے تحریک جدید کے لئے نئے چندہ کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ صرف یہ گزارش ہے۔ کہ ابتدائے سال میں احباب نے اپنی رضا و رغبت سے جو وعدے کئے تھے۔ وُہ پورے کر دیں۔ اور اگر وہی پورے ہو جائیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آ سکتی۔ ان وعدوں کا پورا کرنا جہاں اس لئے ضروری ہے۔ کہ مومن جان دے دے۔ دنیا گوارا کر سکتا ہے۔ مگر وعدہ خلافی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہاں اس وجہ سے بھی ضروری ہے۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت اشاعت اسلام اور استحکام دین کے جو شعبے جاری ہو چکے ہیں۔ وُہ نہ صرف معمولی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جھوٹا الزام

لکھنؤ کے اخبار النجم کی ۱۰؍ جولائی کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "حقیقت مرزا" کسی مولوی سید امداد اللہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الزام لگایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی نیا الزام نہیں۔ اس سے قبل بھی کئی بار آنکھ کے اندھے اور عقل کے کورے مخالفین اسے پیش کر کے مدلل جواب حاصل کر چکے ہیں۔ تاہم عوام کو دھوکہ دینے کے لئے آئے دن اسے دوہراتے رہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان عبارات کی جن سے مخالفین حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین سمجھتے ہیں۔ اپنی مختلف تصانیف میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"چونکہ پادری فتح مسیح متعین فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے ہماری طرف ایک خط نہایت گندہ بھیجا۔ اور اس میں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور سوا اس کے اور بہت سے الفاظ بطریق سبّ و شتم استعمال کئے۔ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا۔ کہ اس کے خط کا جواب شائع کر دیا جائے۔ لہٰذا یہ رسالہ لکھا گیا۔ امید کہ پادری صاحبان اس کو غور سے پڑھیں۔ اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ یہ تمام پیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے۔ اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے۔ کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکالی ہیں۔ اور ہمارا دل دکھایا ہے۔" (نور القرآن ۲ ص ۱)

پھر فتح مسیح پادری کو مخاطب کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے نالائق! کیا تو اپنے خط میں سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ اور فاسق و فاجر قرار دیتا ہے۔ اور ہمارا دل دکھاتا ہے۔ ہم کسی عدالت کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نہ کریں گے۔ مگر آئندہ کے لئے سمجھاتے ہیں۔ کہ ایسی ناپاک باتوں سے باز آجاؤ اور خدا سے ڈرو جس کی طرف پھرنا ہے۔ اور حضرت مسیح کو بھی گالیاں مت دو یقیناً جو کچھ تم جناب مقدس نبوی کی نسبت بُرا کہو گے۔ وہی تمہارے فرضی یسوع کو کہا جائے گا۔ مگر ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں۔ جس نے نہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ نہ بیٹا ہونے کا۔ اور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی۔ اور ان پر ایمان لایا۔" (نور القرآن ۲ ص ۱۳)

اس کے بعد بھی جب پادری مذکور اپنی شرارت سے باز نہ آیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر گندے الزامات لگانے میں بڑھتا گیا تو اس کے جواب میں عیسائیوں کے فرضی یسوع کی جس کا قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں۔ ان کی اپنی کتاب انجیل سے حقیقت بیان فرمائی۔ عجیب بات ہے۔ کہ مخالفین احمدیت فرضی یسوع کے حالات انجیل سے لکھے جانے پر تو تلملا اٹھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین دیکھتے ہوئے کبھی غیرت نہ پیدا ہوئی۔ نہ صرف یہی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس بارے میں غیرت کا اظہار کیا۔ تو آپ کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ اور آپ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کا جھوٹا الزام لگانے لگ گئے۔ اور باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ لکھ دینے کے آج تک لگاتے چلے آرہے ہیں۔ کہ "مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا۔ اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ نادان پادریوں کو چاہیئے۔ کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں۔ ورنہ نہ معلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۹)

ان الفاظ سے صاف طور پر عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرضی یسوع کے جسے عیسائی دنیا پیش کرتی ہے حالات بیان فرمائے ہیں۔ اور عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل سے بیان فرمائے ہیں۔ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین قطعاً نہیں قرار دیا جا سکتا۔ پھر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کس طرح کر سکتے تھے جبکہ آپ ان کے مثیل ہونے کے مدعی تھے چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدے اتحاد ہے۔ کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔" (حاشیہ در حاشیہ براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۹)

پھر آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی اور راستباز تسلیم کیا ہے۔ اور جو ان کی نبوت کا انکار کرے۔ اسے کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ قرآن کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کر دی ہے اس لئے ہم بہرحال حضرت مسیح کو سچا نبی کہتے۔ اور مانتے ہیں۔ اور ان کی نبوت سے انکار کرنا کفر صریح قرار دیتے ہیں۔" (ضیاء الحق ص [illegible])

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔" (ایام الصلح ٹائٹل اول)

"مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے۔ کہ مجھے صاف طور پر اللہ جل شانہٗ نے اپنے الہام سے فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا۔ جس طرح اور انسان ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ تھا۔" (حجۃ الاسلام ص ۹)

"میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی انسان حسین یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید من عادیٰ لی ولیاً دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۳۸)

ان حوالجات کو پیش نظر رکھ کر کیسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات آ سکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والا انسان ان کی کسی رنگ میں ہتک کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ معاندین احمدیت ان عقائد کی قطعاً پروا نہیں کرتے اور دیدہ دانستہ غلط الزام دوہرائے چلے جاتے ہیں۔

"النجم" کے مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے مقابلہ میں یسوع کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ الزامی رنگ میں لکھا ہے۔ چنانچہ حضور خود تحریر فرماتے ہیں:۔ "ھذا ما کتبنا من الاناجیل علی سبیل الالزام وانا نکرم المسیح ونعلم انہ کان تقیاً ومن الانبیاء الکرام" (ترغیب المومنین) یعنی ہم نے جو کچھ یسوع مسیح کے متعلق لکھا اناجیل کی رُو سے بطور الزام لکھا ہے ورنہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کرتے اور یہ جانتے کہ وہ نہایت پاکباز انسان اور انبیاء کرام میں سے تھے۔ اور الزامی رنگ میں جواب بعض علماء بھی اختیار کر چکے ہیں۔

چنانچہ مولانا سید آل حسن صاحب مرحوم جو شہرہ آفاق مناظر گذرے ہیں۔ اپنی کتاب "استفسار" میں عیسوی عقائد پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت عیسےٰ کا معجزہ احیاء میت کا یعنی بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا بعد اس کے سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا۔ کہ اٹھ کھڑا ہو۔ وہ کھڑا ہوا" (صفحہ ۳۲۳)

"اشعیا اور ارمیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بھی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر" (صفحہ ۳۳۶)

"یسوع نے کہا کہ لومڑیوں کے لئے گھر ہیں۔ اور پرندوں کے لئے بسیرے ہیں۔ پر میرے لئے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں۔ دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے۔ اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا کہ اقبح ترین ہے" (صفحہ ۳۲۹)

"حضرت عیسیٰ ایک انجیر کے درخت پر صرف اس جہت سے کہ اس میں پھل نہ تھا خفا ہوئے۔ پس جمادات پر خفا ہونا عقلاً کمال جہالت کی بات ہے" (صفحہ ۳۲۲)

"انجیل اول کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں لکھا ہے۔ کہ بڑے کھاؤ اور بڑے شرابی تھے" (صفحہ ۳۵۳)

اسی طرح مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی نے جو شیخ الہند اور شیخ الاسلام کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اپنی کتاب ازالۃ الاوہام میں لکھا ہے:-

"ہمراہ جناب مسیح بسیار زنان مے گشتند و مال خود مے خورانیدند و زنان فاحشہ پاہائے آنجناب را مے بوسیدند و آنجناب مریم و مرتھا را دوست مے داشت و خود شراب برائے نوشیدن دیگر کساں عطا مے فرمودند" (صفحہ ۳۰)

یعنی مسیح کے ساتھ بہت سی عورتیں پھرا کرتی تھیں۔ اور ان کو اپنا مال کھلاتی تھیں۔ اور فاحشہ عورتیں ان کے پاؤں کو بوسہ دیتی تھیں۔ اور ان کی مرتھا اور مریم سے دوستی تھی۔ اور دوسروں کو پینے کے لئے شراب دیا کرتے تھے۔

غرض دشمن کا منہ بند کرنے کا یہ بھی ایک طریق ہے۔ کہ اسے الزامی جواب دیئے جائیں۔ اور یہی طریق عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت احسن پیرایہ میں اس لئے اختیار کیا۔ کہ ان کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ناپاک الزام لگائے جاتے تھے۔ انہیں دور کرکے آپ کے ارفع و اعلےٰ شان لوگوں پر ظاہر کریں۔ مگر یہ ذلیل مولوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توہین انبیاء کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ اصل میں یہ خود توہین انبیاء کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ عبارتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرضی یسوع کے متعلق لکھی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے ان کی ہتک کرتے ہیں۔ اور اس طرح خود اس الزام کے مورد بنتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں:-

فلسطین میں برطانیہ کی یہود نوازی

یوپی کی فلسطین کانفرنس کا اہم فیصلہ

یوپی کی فلسطین کانفرنس نے جو الہ آباد میں منعقد ہوئی تھی۔ حسب ذیل قرارداد پاس کی ہے کہ حکومت برطانیہ فلسطین کو انتداب کے بہانہ سے برطانوی شہنشاہیت کا جزو لاینفک اور وہاں یہودیوں کا قومی گھر بنا رہی ہے مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کی اس پالیسی کے خلاف جتنے احتجاج کئے ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ بلکہ فلسطین کے عربوں کے ہیجان اور اضطراب کو رفع کرنے کے بجائے انہیں برطانوی فوج کی سنگینوں سے تباہ کر دینے کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ لہذا یہ کانفرنس فیصلہ کرتی ہے۔ کہ انسانی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے برطانوی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ ملک معظم کی تاجپوشی کے مجوزہ دربار میں کوئی مسلمان شریک نہ ہو نیز یہ بھی قرار دیا گیا۔ کہ آئندہ کسی ملوکیت پسندانہ جنگ سے مسلمان الگ رہیں گے۔

کانفرنس نے مولانا شوکت علی اور چند دوسرے اکابر پر مشتمل ایک خاص کمیٹی قائم کی جو آل انڈیا فلسطین ڈے منانے کا عملی اقدام کرے گی۔ شروع میں بعض مسلمان اس ریزولیوشن کے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ اس ریزولیوشن کے مفہوم کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکے گا۔ آخر کار وہ ریزولیوشن کی عبارت سے بالکل متفق ہو گئے۔ ایک نمائندے نے اپنی تقریر میں کہا کہ چونکہ یہ تجویز کانگرس کی تجویز سے بالکل مشابہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو کانگرس سے تعاون کرنا چاہیئے۔ مگر دوسروں نے اس دلیل سے اس تجویز کی مخالفت کی۔ کہ چونکہ کانگرس ہمارے پروگرام سے اتفاق کرنے پر آمادہ نہیں۔ اس لئے اس تحریک کو اس سے الگ رہنے دینا چاہیئے اور اسے کانگرس تحریک سے بالکل علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ کانفرنس میں ہندوستان کی آزادی کے حق میں بھی ایک ریزولیوشن منظور ہوا۔

چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مخلصین جماعت اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں

چندہ تحریک جدید کے وعدہ کے وقت ہر احمدی کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی کے ساتھ جس قدر چاہے۔ وعدہ لکھوائے۔ اور یہ بھی ہدایت کی گئی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص کم رقم کا وعدہ کرے۔ تو بھی کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ ایسے دوست کو کہے۔ کہ آپ نے کیوں کم لکھوایا ہے اس سے غرض یہ تھی۔ کہ ہر احمدی اپنی مرضی اور خوشی سے چندہ لکھوائے۔ تا وہ اپنے شوق سے اسے ادا کرتا ہوا ثواب حاصل کرے۔ جو احباب وعدے کر چکے ہیں۔ ان پر بھی وصولی کے لئے کوئی امر انہیں کیا جا رہا۔ پس جبکہ دوستوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید آزادی کے ساتھ ایسے وقت میں لکھوایا گیا ہے جبکہ دشمن اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اور اب اس کا حملہ غیر عقلمندانہ صورت اختیار کرتے ہوئے زیادہ زور پکڑ رہا ہے۔ تو ہر وہ احمدی جس نے اپنی خوشی سے وعدہ کیا ہے۔ اس کا پہلا فرض ہے کہ وہ اپنے اس عہد کو جو اس نے اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کیا ہے۔ سب سے پہلی فرصت میں پورا کرکے ثواب حاصل کرے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"میں اپنی جماعت کے دوستوں کو کہتا ہوں۔ وہ وعدہ جو انہوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے کیا ہوا ہے سوچیں کہ انہیں اس میں کس قدر پختگی حاصل ہے تم اپنے نفسوں پر غور کرو۔ اور سوچو کہ تم نے جو اللہ تعالےٰ سے عہد کیا تھا۔ اسے کس قدر پورا کیا ہے۔ مومن اور منافق میں یہی فرق ہے۔ کہ مومن ہمیشہ یہ خواہش کرتا ہے۔ کہ اسے اور قربانی کا موقع ملے۔ اور منافق ہر قربانی پر روتا ہے۔ اور کہتا ہے مصیبت آگئی۔ چندہ دینا پڑے۔ تبلیغ کے لئے نکلنا پڑے۔ خدمت دین کے لئے کوئی تحریک کی جائے۔ ہر موقع پر روئے گا۔ اور کہیگا بڑی مصیبت ہے ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے۔ جس کام کو انسان دل سے نہیں کرتا۔ بلکہ روتے روتے کرتا ہے۔ اس کے کرنے پر اسے ثواب کس طرح مل سکتا ہے"

پس وعدہ کرنے والے مخلصین جن کے وعدے تا حال پورے نہیں ہوسکے۔ خواہ ان کی ایک قسط یا بہت سی قسطیں باقی ہوں یا سالم رقم قابل ادا ہو۔ اور ان کے وعدہ کے پورے ہونے کا وقت آ گیا ہو۔ یا آئندہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا وعدہ ہو۔ ان سے عرض ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو اخلاص اور تقوےٰ کے ساتھ جلد پورا کرکے ثواب لیں۔ احباب کو سال کے آخر تک ادائے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جس قدر دیر سے ادا کریں گے۔ اسی قدر ثواب میں کمی ہوگی۔ اور ایک دن کا ثواب بھی ایسا نہیں کہ اس کی کمی برداشت کی جا سکے۔ پھر اس چندہ کا بقایا تو ہرگز نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر احمدی نے اپنی مرضی اور خوشی سے وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بقایا کے بارہ میں فرمایا تھا۔ کہ:-

"چندہ تحریک جدید کا بقایا ایسا ہی شرمناک ہے جیسے کہ ناک کٹ گئی۔ کیونکہ اس کے متعلق بار بار کہا گیا ہے۔ کہ جس نے جس قدر ادا کرنا ہو۔ اسی قدر وعدہ لکھائے۔ وعدہ لکھانے یا نہ لکھانے کا اسے اختیار تھا۔"

پس احباب اپنے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اور ہر وعدہ کرنے والا اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرے۔ ایک پیسہ بھی بقایا نہ چھوڑے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں

(۵)

اب میں وہ علامات اور نشانات جو مسیح علیہ السلام نے اس زمانے اور اس نبی کے احوال کے بتائے ہیں پیش کرتا ہوں۔

مکاشفہ باب ۱۹ آیت ۱۱ میں لکھا ہے "پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھو کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی سے عدالت کرتا ہے۔ اور لڑتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اور اس کے سر پر بہت سے تاج اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اس کے سوا کسی نے نہ جانا اور خون میں ڈوبا ہوا لباس وہ پہنے تھا۔ اور اس کا نام کلام خدا ہے۔ اور وہ فوجیں جو آسمان میں صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑوں پر اس کے پیچھے ہو لیں۔ اور اس کے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ کہ وہ اس سے قوموں کو مارے۔ اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکمرانی کرے گا۔ اور وہ خود قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی مے کے کولہو میں روندتا ہے۔ اور اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ پھر میں نے فرشتے کو سورج میں کھڑا دیکھا۔ اور اس نے بلند آواز سے کہا اور تمام پرندوں سے جو آسمان کے بیچوں بیچ اڑتے ہیں یہ کہا کہ آؤ اور بزرگ خدا کے جشن میں جمع ہو۔ تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت ... اور گھوڑوں اور ان کے سواروں کا گوشت کھاؤ"۔ اس کے بعد جھوٹے نبی اور درندے کے پکڑے جانے کا ذکر ہے۔ لکھا ہے کہ اس نے اس اژدہے کو جو پرانا سانپ ہے۔ یعنی ابلیس شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا۔

پھر لکھا ہے۔ "جب ہزار سال ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا اور نکلیگا تاکہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنی یاجوج اور ماجوج کو فریب دے۔"

یہاں آسمان کھولے جانے سے مراد وحی الٰہی کا نزول ہے۔ سورۃ انبیاء رکوع ۳ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنھما وجعلنا من الماء کل شیءٍ حي۔ یعنے کافر اس نظارے پر غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے۔ چھ سو سال تک نہ کوئی آسمان سے مصلح آیا نہ زمین پر کوئی روحانیت باقی رہی۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایک عظیم الشان نبی برپا کرکے آسمان اور زمین کو کھول کر آپس میں تعلق قائم کر دیا۔ اور روحانی بارش یعنے وحی الٰہی کے ذریعہ تمام عرب اور تمام دنیا کے روحانی مردے زندہ کر دیئے۔

نقرئی گھوڑے کے سوار سے مراد بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ کیونکہ آپ کی ایک نقرئی گھوڑی بھی تھی۔ پھر امین اور صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لقب مشہور تھے۔ اور تمام لوگ آپ کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ خانہ کعبہ کی بنیاد رکھنے کے وقت جب اچانک حضور موقعہ پر پہونچ گئے۔ تو سب کے مونہہ سے بے اختیار نکل گیا۔ ھذا الامین کہ یہ امین شخص ہمارے جھگڑے کا فیصلہ کرے۔ اور آپ ہی راستی سے عدالت کرتے تھے۔ آپ ہی نے تمام قوموں کے درمیان عدل کا حکم جاری فرمایا اور امیر بلکہ بادشاہ کو فقیر پر ظلم کرنے کی وجہ سے سزا دلوائی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امرت لاعدل بینکم کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان راستی سے عدالت کروں۔

پھر لکھا ہے کہ اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند ہیں۔ یہ بھی ظاہر بات ہے اول تو آنکھیں سرخ ہونے سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جلالی رنگ کا ظہور ہے۔ دوسرے ظاہری طور پر بھی حضور کے حلیے میں آپ کی آنکھیں سرخی مائل لکھی ہیں۔ اور بہت سے تاجوں سے مراد بہت سی سلطنتوں پر محمدی جھنڈا لہرانے کی خبر دی گئی ہے۔ یا وہ خطابات مراد ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوئے۔ مثال کے طور پر میں ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً۔ (الاحزاب رکوع ۶) کہ اے نبی یقیناً ہم نے تجھ کو گواہ اور بشارت دینے والا ڈرانے والا اور اللہ کی طرف پکارنے والا اس کے حکم سے اور سورج روشنی دینے والا کرکے بھیجا ہے۔

خون میں ڈوبا ہوا لباس جسکا ذکر یسعیاہ باب ۶۳ میں بھی یوں ہے کہ "یہ کون ہے جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے ہوئے بصرہ سے آتا ہے۔ کس لئے تیری پوشاک سرخ ہے"۔ یہ الفاظ پڑھ کر خصوصاً طائف کا وہ واقعہ یاد آجاتا ہے۔ جب وہاں کے شریروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قدر تکلیف دی۔ کہ آپ سر سے لے کر پاؤں تک لہولہان ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کی جوتی آپ کے پاؤں مبارک سے خون کی وجہ سے چمٹ گئی۔ اور عام طور پر یہ جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس نبی کو بہت سی جنگیں کرنی پڑیں گی چنانچہ جنگ احد میں آپ کا لباس بالکل خون سے ڈوب گیا تھا۔ اور حضور کے دو دانت مبارک بھی شہید ہو گئے تھے۔

پھر آپ کو ہی خدا تعالےٰ نے الحق اور موعود روح حق فرمایا ہے اور آپ کے کلام کو وحی قرار دیا ہے۔

"اور وہ فوجیں جو آسمان میں صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑوں پر اس کے پیچھے ہو لئے"۔ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو فوج در فوج جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کے لئے نازل ہوتے تھے۔ اور جن کا آپ کو قبل از وقت وعدہ دیا جاتا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الاف من الملائکة منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسة الاف من الملائکة مسومین۔ کہ جب تو مومنوں سے کہہ رہا تھا کیا کافی نہیں تمہارے رب کی مدد تین ہزار فرشتوں کی۔ اگر صبر سے کام لو۔ اور تقوےٰ اختیار کرو تو کیوں اللہ تعالےٰ پانچ ہزار مسلح فرشتوں سے تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والملائکة بعد ذالک ظھیر کہ مومنوں کے ساتھ ان کے مددگار فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

احادیث میں بھی آتا ہے۔ کہ بعض صحابہ نے فرشتوں کو جنگ کے میدان میں سفید لباس پہنے اور گھوڑوں پر سوار دیکھا۔ اور بعض احادیث میں آتا ہے۔ کہ صحابہ فرماتے ہیں۔ ہم تعجب کرتے تھے جب کافروں کی گردنیں ہمارے دیکھتے ہوئے بغیر اس کے کہ ان سے کوئی مسلمان لڑ رہا ہو اڑتی جاتی تھیں۔ اور وہ گرتے جاتے تھے یعنی فرشتے ان سے لڑتے تھے۔ جو ہمیں نظر نہیں آتے تھے۔

پس اس مکاشفہ میں سفید اور کتانی لباس اور نقرئی گھوڑوں کے سواروں سے مراد وہ فرشتے ہیں۔ جو جنگوں میں مسلمانوں کی مدد کے لئے اللہ تعالےٰ بھیجتا تھا۔ آگے لکھا ہے اس کے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ جو کلام اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور آپ کے مونہہ سے دنیا نے سنا۔ وہ روحانی تلوار تھی۔ جو تمام قوموں پر چل گئی۔ اور تمام عرب مسلمان ہو گیا۔ اکابر کفار لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے منع کرتے تھے

125

کیونکہ آپ کی کلام ایسی شیریں اور مؤثر تھی کہ دشمن بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا گویا ایک جادو کا اثر تھا۔ جو لوگوں پر آپ کا چہرہ اور کلام سننے سے ہوتا تھا۔ آگے آتا ہے۔ اور لوہے کے عصاء سے ان پر حکمرانی کرے گا۔

بڑی بڑی سلطنتیں تھیں۔ اور بڑے بڑے جابر تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لوہے کے عصاء نے مٹی کے برتن کی طرح توڑ پھوڑ کر رکھدیا۔ قیصر و کسریٰ جیسے جابر بادشاہوں کے تخت الٹ گئے۔ اور خدائی قہر کے کوہو میں سب کے سب پیلے گئے۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور شہنشاہی کا ڈنکہ بجا اور آپ ہی وہ مقدس نبی ہیں۔ جن کا نام آنے پر مسلمان شاہان زمن تخت سے اتر آتے ہیں۔ پس آپ ہی خداوند کے خداوند یعنی آقاؤں کے آقا کہلاتے ہیں۔

آگے پرندوں کا ذکر ہے۔ فاتح قوموں کے ساتھ پرندوں کا تعلق ہوتا ہے اور ان کے قتل کئے ہوئے دشمنوں کی لاشیں کھاتے ہیں۔ قرآن کریم میں کئی جگہ اس کا ذکر آتا ہے۔ سورۃ فیل میں اصحاب فیل کی لاشوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ پرندوں نے پتھروں پر مار مار کر انہیں کھایا۔ پھر ایک جگہ آتا ہے۔ اولم یروا الی الطیر فوقھم صافات و یقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن انہ بکل شیء بصیر دیکھتے نہیں کہ پرندے ان کے اوپر پر باز و پھیلائے اور سکیڑتے ہیں۔ یعنی منڈلا رہے ہیں۔ رحمٰن نے ان کو روک رکھا ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا۔ کہ وہ مخالفین اسلام کی لاشیں نوچ نوچ کر کھا جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پھر ہزار سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شیطان اپنا غلبہ دنیا پر حاصل نہ کر سکا۔ اور حدیث الآیات بعد المائتین کے ماتحت ہزار کے بعد اس کے غلبہ کا زمانہ شروع ہوا۔ اور ہزار سال کے بعد ہی یاجوج ماجوج نے قسطنطنیہ کی طرف خروج کیا۔ اور پھر تمام عالم میں پھیل گیا۔

ان تمام پیشگوئیوں کے ذکر کے اختتام پر دنیا کی تمام اقوام کو خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ رسول کا پیغام پہونچاتے ہیں۔ جس کی صداقت صحف قدیمہ سے بھی روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہ اے اقوام عالم! اگر تم چاہتی ہو۔ کہ خدا کی محبت حاصل کرو۔ اس کا قرب پاؤ۔ اور اپنا انجام بخیر کرو۔ تو پھر خدائی فرمان کے مطابق اس خدا کے پیارے رسول سے اپنا دامن وابستہ [illegible]

ضلع سیالکوٹ میں ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ

قابل توجہ ذمہ وار حکام!

موضع جھنگی میں ایک احمدی ملک محمد الدین صاحب ولد ملک امیر بخش ککے زئی رہتے ہیں۔ چار پانچ ماہ سے لوگوں نے ان کو بہت تنگ کر رکھا تھا۔ گھر سے نکلتے تو لوگ انکے پیچھے شرارت سے بچے لگا دیتے جو صرف انہیں گالیاں دیتے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی گالیاں دیتے۔ وہ بیچارے عموماً اپنے گھر میں بیٹھے رہتے۔ آخر ۱۵ جولائی کو چار بجے دن کے کچھ لوگ لاٹھیاں لیکر انکے دروازے پر آ کھڑے ہوئے۔ اور گالیاں دے کر کہنے لگے باہر آؤ باہر نکل۔ آخر تنگ آکر وہ باہر نکلے۔ تو دو چار آدمی انہیں گالیاں دیتے رہے۔ اور ایک نے پیچھے سے لوہے کا ٹوکا گردن پر مارا۔ گردن تو بچ گئی مگر گردن کے اوپر کان کے پاس ٹوکا لگا۔ جس سے کئی سیر خون بہہ گیا زخم بھی ایک گہرا ہو گیا۔ اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ آخر سمبڑیال ہسپتال آنے لگے۔ تو تمام تانگہ والوں نے انکار کر دیا۔ آخر وہ بیچارا گرتا پڑتا ایسی حالت میں پیدل میل سوا میل چل کر ہسپتال میں پہونچا۔ مگر سُنا گیا ہے۔ کہ اس دن ڈاکٹر نے سارٹیفکیٹ نہیں دیا۔ اور دوسرے یا تیسرے دن دیا۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ سرٹیفکیٹ سے اصل حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ نیز پولیس نے بھی کوئی تسلی بخش کارروائی نہیں کی اس قسم کی شرارتوں کا ابھی مزید خطرہ ہے۔ ساہو والہ میں ایک مولوی آکر ہر جمعہ کو احمدیت کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلاتا ہے جس سے لوگوں میں شرارت کا مادہ بڑھ گیا اور گاؤں کا امن برباد ہو گیا ہے۔ حکام کو فوری توجہ فرمانی چاہیئے۔ (نامہ نگار)

لدھیانہ میں مولوی عطاء اللہ کی بدزبانی

لدھیانہ میں ٹاؤن کا ایک مدرسہ انوریہ شاہی مسجد میں کچھ عرصہ سے قائم ہے۔ جس کی سرپرستی صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن کرتے ہیں۔ اس کی امداد کے لئے احراریوں نے ایک جلسہ کیا۔ دن بھر شہر میں منادی کرائی گئی۔ اور ۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء بوقت دس بجے شب شاہی مسجد واقع کمیٹی باغ میں جلسہ کیا گیا۔ حاضرین میں اتحاد ملت والے بھی تھے۔ جن کے علاوہ ہندو و سکھ بھی تھے۔ جلسہ کی کارروائی پونے دس بجے کے قریب شروع کی گئی۔ تقریر کا عنوان مدرسہ انوریہ کے متعلق اپیل تھی۔ لیکن احرار کے "امیر شریعت" نے اتحاد ملت والوں کے ڈر سے ان کے متعلق تو کچھ نہ کہا۔ مگر احمدیت کے خلاف سب و شتم سے کام لیا۔ جماعت احمدیہ کے واجب الاحترام امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اور بانی سلسلہ کی شان میں۔ گستاخانہ اور ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ حد درجہ کی بدزبانی کر کے احمدیوں کے دل دکھائے۔ اور اشتعال دلایا۔ اور انور شاہ آنجہانی کے متعلق خاتم المحدثین کے الفاظ استعمال کئے۔ لیکن ختم نبوت کی مضحکہ اڑاتے ہوئے ذرہ شرم محسوس کی نہ صرف بخاری نے احمدیت کے خلاف بدزبانی کی۔ بلکہ مسلمان بادشاہوں اکبر۔ بابر۔ جہانگیر اور حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سخت توہین انگیز الفاظ استعمال کئے۔ کہ وہ نیم ہندو تھے۔ انہوں نے اسلام کو مٹایا۔ اس کے علاوہ ہندوؤں پر بھی آپ برسے۔ کہ جواہر لال نہرو کیا چیز ہے۔ گاندھی کیا چیز ہے۔ ہم کیا ہیں جو کچھ بھی ہیں۔ ایک ہندو ڈاکٹر نے جو ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہا۔ بخاری نے اس قدر دوسروں کے مذاہب پر غلط اعتراضات کئے ہیں۔ اور ہم حیران ہیں۔ یہ شخص کس طرح جھوٹ بول کر پبلک کو خوش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اشتعال انگیزی کے لئے نوجوانوں سے کہا۔ کہ اٹھو اور کاٹ ڈالو سب کو۔ ہمارا ہی ملک ہے وغیرہ وغیرہ۔ آخر میں مدرسہ کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ جس میں سخت ناکامی ہوئی (نامہ نگار)

لجنہ اماء اللہ مزنگ کو تعمیر مسجد کیلئے چندہ کی اجازت

لجنہ اماء اللہ مزنگ نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ مستورات سے چندہ کر کے مزنگ میں احمدیہ جماعت کے لئے مسجد تعمیر کرے۔ اس مبارک مقصد کی تکمیل کے لئے اجازت دی جاتی ہے۔ کہ وہ احمدی مستورات جماعت لاہور، مزنگ۔ گنج۔ چھاؤنی لاہور سے تعمیر مسجد کے لئے چندہ وصول کریں۔

متذکرہ بالا جماعتوں کی احمدی مستورات سے درخواست ہے۔ کہ وہ لجنہ اماء اللہ مزنگ کو تعمیر مسجد کے لئے دل کھول کر چندہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ چندہ باقاعدہ دیا جائے جسکا باقاعدہ حساب رکھا جائیگا اور امیر صاحب جماعت لاہور کی نگرانی اور ہدایت کے ماتحت خرچ ہوگا (ناظر بیت المال۔ قادیان)

بیرونی میتوں کو اجازت کے بعد صندوق میں دفن کیا جائے

ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ اسے بجز صندوق کے قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے۔ تو ان کو دور کر کے اجازت دے۔ (ملاحظہ ہو ضمیمہ الوصیت ۵)

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

قبرستان کے مقدمہ میں استغاثہ کے احراری گواہوں کے بیانات

قادیان کے قبرستان کے مقدمہ میں جو ۱۹ معزز احمدیوں پر پولیس نے دائر کر رکھا ہے۔ ۱۵ جولائی کو استغاثہ کے گواہ عبد الحق احراری نے حسب ذیل بیان دیا۔

بیان عبد الحق احراری

عبد الحق خوجہ پیشہ انگریزی نے بیان کیا۔ قادیان میں عیدگاہ سے ملحق ایک قبرستان ہے۔ جو غیر احمدیوں کا ہے۔ احمدیوں کے اپنے علیحدہ دو قبرستان ہیں واقعہ سے ایک ہفتہ پہلے احمدیوں نے فیصلہ کیا۔ کہ غیر احمدیوں کے قبرستان پر جبراً قبضہ کر لیا جائے۔ واقعہ سے ایک دن قبل احمدیوں نے خفیہ طور پر اپنے دو بچوں کو ہمارے قبرستان میں دفن کر دیا۔ ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو ساڑھے چھ بجے صبح یہ اطلاع پانے پر کہ احمدی منگو احمدی کی لڑکی کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ میں محمد اسحٰق عبد اللہ اور محمد دین کی معیت میں وہاں گیا۔ منگو کی لڑکی کی نعش کے ساتھ قریباً تین ہزار احمدی پہنچ گئے۔ وہ تمام لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ ان میں احمدیہ نیشنل کور کے تین صدو النثیر بھی تھے۔ جو باوردی تھے اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ ولی محمد ملزم کے پاس ایک کدال تھی۔ جس سے وہ قبر کھودنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے اور دوسرے احمدیوں سے دست بستہ درخواست کی۔ کہ ہمارے قبرستان پر غاصبانہ قبضہ نہ کرو۔ کیونکہ ان کے پاس اپنے قبرستان ہیں۔ اس پر عبد الرحمٰن جٹ۔ عبد الرحمٰن کشمیری فخر الدین ملتانی اور حاکم علی ملزمین نے جو احمدیوں میں کھڑے تھے۔ مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ میرے احتجاج کرنے پر انہوں نے پکار کر کہا "پکڑ لو اور مار دو" عبد الرحمٰن جٹ نے ہم پر حملہ کی ابتدا کی۔ اور میرے بائیں بازو کے نچلے حصہ پر لاٹھی ماری۔ ولی محمد ملزم نے کدال کے تیز کنارے سے مجھ پر ضرب لگائی میں پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن کدال کے کنارے کا ایک حصہ میرے دائیں بازو پر لگا۔ اس کے بعد مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر عام حملہ کر دیا گیا۔ تمام ملزمین جو اس وقت عدالت میں موجود ہیں۔ حملہ آوروں میں تھے۔ چند پولیس کے آدمیوں نے جو اس جگہ موجود تھے ہمیں بچایا۔ پولیس نے میرا بیان تقریباً نصف گھنٹہ کے بعد قلمبند کیا۔ اگزبٹ پی اے (جو پڑھ کر سنایا گیا) یہ وہ بیان ہے۔ جو میں نے دیا۔ میں نے پولیس کو پندرہ حملہ آوروں کے نام بتائے۔ میں چونکہ انہیں جانتا ہوں اس لئے انہیں پہچان سکتا ہوں۔ (اگزبٹ پی اے میں مندرجہ پندرہ آدمیوں کی طرف گواہ نے اشارہ کیا) باقی چار ملزم (محمد حیات۔ عبد العظیم۔ عبد العزیز اور اسمٰعیل) جو اس وقت عدالت میں موجود ہیں میں نے نہیں دیکھے۔ (اگرچہ میں انہیں جانتا ہوں) اس لئے میں نے ابتدائی رپورٹ میں ان کے نام نہیں لکھوائے۔ میرا ڈاکٹری معائنہ کیا گیا تھا۔

بجواب جرح وکیل بیان کیا۔ محمد دین محمد اسحٰق اور عبد اللہ قبرستان میں مجھ سے ذرا پہلے پہنچے ہوئے تھے۔ جب میں قبرستان میں پہنچا۔ احمدی وہاں آئے ہوئے تھے۔ اور پولیس کے آدمی وہاں موجود تھے میں احرار پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔ لیکن میں اس کا کوئی عہدیدار نہیں ہوں۔ میں اس پارٹی کا کارکن ہوں۔ احرار اور احمدیوں کے درمیان تعلقات کشیدہ ہیں۔ پندرہ جولائی ۱۹۳۶ء کو میں قبرستان میں نہیں گیا۔ میں احمدیوں کے اس جلسہ میں موجود نہیں تھا۔ جس میں انہوں نے ہمارے قبرستان پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ واقعہ کے وقت کوئی احراری اس جگہ نہیں آیا اور نہ احراریوں میں سے کوئی آدمی حملہ کے دوران میں وہاں جمع ہوئے جس وقت میں نے احمدیوں سے نعش وہاں دفن نہ کرنے کی درخواست کی میں اس قبر پر کھڑا تھا۔ جسے ولی محمد کھود رہا تھا۔ میں نے یہ نہیں کہا۔ کہ نعش کی صورت میں دفن کرنے نہیں دی جائے گی۔ میرے ساتھی بھی میرے ساتھ کھڑے تھے۔ پولیس کے آدمی دو یا تین کرم کے فاصلے پر تھے وہ گیارہ یا بارہ تھے۔ لیکن میں ان کے نام نہیں جانتا تھا۔ ہم قریباً بیس منٹ تک احمدیوں کی منت سماجت کرتے رہے۔ پولیس کے آدمی باوردی تھے۔ میں نے ان کے پاس کوئی ہتھکڑیاں نہیں دیکھیں۔ میں نے قبر میں جو ولی محمد نے کھودی تھی اپنا پاؤں نہیں ڈالا۔ اور نہ اس میں کھڑا ہوا۔ احمدی ہمیں چلے جانے کے لئے کہنے کی بجائے ہمیں گالیاں نکال رہے تھے۔ حملہ سے پیشتر قبر کا تھوڑا حصہ ہی کھودا گیا تھا۔ لیکن حملہ کے دوران میں اسکی کھدائی جاری رہی۔

یہ تمام واقعہ قریباً ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ہوا۔ حملہ کے دوران میں قبر دل محمد۔ ولی محمد۔ عبد اللہ۔ غلام محمد اور ابراہیم کھود رہے تھے۔ میں نے اس جگہ حمید اور عزیز کشمیری۔ کرم دین رنگریز۔ ایا۔ ماموں کشمیری عبد اللہ اور مہر دین کو نہیں دیکھا۔ یہ تمام غیر احمدی ہیں۔

میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمارے قبرستان میں مغلوں یا احمدیوں کے خلیفہ کے خاندان کے آباء و اجداد کی قبریں ہیں۔ عبد الرحمٰن ملزم کی بیوی اس واقعہ سے قریباً ایک ماہ قبل ہمارے قبرستان میں دفن کی گئی تھی۔ کیونکہ یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ احمدیت کو ترک کر کے اپنے سابقہ عقیدہ پر آ گئی تھی۔ میں نہیں جانتا کہ یہ قبرستان قادیان کے مالک مغلوں نے ہبہ کیا تھا۔ احمدی قبرستان سے ملحق عیدگاہ کے ایک حصہ میں نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ حملہ کے دوران میں بعض ضربیں لگنے کے بعد میں گر گیا۔ میں بے ہوش نہیں ہوا۔ میں احمدیوں کے چلے جانے کے بعد وہیں پڑا رہا۔ میرے ساتھی اور پولیس کے آدمی وہیں رہے۔

بجواب جرح کہا۔ پانچ ملزمین نے جو قبر کھود رہے تھے۔ مجھے اس وقت پیٹنا چھوڑ دیا تھا۔ جب کہ انہوں نے دوبارہ قبر کھودنی شروع کر دی تھی۔

محمد اسحٰق ولد مہر الدین آتشباز کا بیان

تب چار ہزار سے کہ پانچ ہزار تک کی تعداد میں احمدی جو تمام لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ منگو کی لڑکی کی نعش دفن کرنے کے لئے لائے۔ تو عبد الحق عبد اللہ اور محمد دین قبرستان میں موجود تھے۔ چند پولیس کے آدمی بھی موجود تھے۔ میں اور میرے ساتھیوں نے احمدیوں سے درخواست کی کہ وہ نعش کو ہمارے قبرستان میں دفن نہ کریں۔ کیونکہ وہ ان سے مختلف العقیدہ ہیں۔ اور ان کے پاس اپنے قبرستان ہیں عبد الرحمٰن جٹ اور عبد الرحمٰن نمبردار ملزمین نے ہمیں گالیاں دیں اور اپنے ساتھیوں کو ہم پر حملہ کرنے کے لئے کہا اس پر انہیں کے قریب احمدیوں نے جن میں تمام ملزمین جو اس وقت عدالت میں موجود ہیں شامل تھے۔ سوائے چار کے (گواہ نے عبد العزیز۔ عبد العظیم۔ اسمٰعیل اور محمد حیات کی طرف اشارہ کیا۔) ہم پر حملہ کر دیا۔ ان چار اشخاص کو میں نہیں جانتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ احمدیوں کے مجمع میں شامل تھے یا نہیں۔ لیکن میں نے انہیں حملہ کرتے نہیں دیکھا۔ باقی پندرہ ملزمین کو میں جانتا ہوں۔ مجھے لاٹھیوں سے قریباً آٹھ ضربیں لگیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کس نے مجھے زخمی کیا کیونکہ وہ ایک عام حملہ تھا۔ میرا ڈاکٹری معائنہ ہوا ہم کو پولیس کے آدمیوں نے بچایا۔

بجواب جرح وکیل کہا۔ عبد اللہ اور محمد دین عبد الحق گواہ سے ذرا پہلے پہنچے وہاں پہنچنے پر ہم نے دیکھا۔ کہ ولی محمد دل محمد غلام محمد عبد اللہ اور ابراہیم ملزمین قبرستان میں موجود تھے۔ ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہمارے قبرستان میں نعش کو دفن کرنے کا ارادہ ترک کر دیں نعش ابھی وہاں نہیں لائی گئی تھی اسوقت دل محمد شہر کی طرف دوڑ گیا اور جلد نعش دوسرے ملزمین اور تین چار ہزار احمدیوں کے ساتھ واپس آ گیا۔ احمدیوں کے جمع ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد عبد الحق پہنچ گیا اور ان کی منت سماجت

کرنے میں ہمارے ساتھ شامل ہو گیا۔ قبرستان شہر سے قریباً نصف میل کے فاصلہ پر ہے۔ میں خواندہ ہوں۔ دل محمد قریباً نصف یا پون گھنٹہ کے بعد احمدیوں کے ساتھ واپس آیا۔ ہماری منت سماجت کے مخاطب زیادہ تر عبد الرحمٰن جٹ۔ عبد الرحمٰن نمبردار۔ رحمت اللہ۔ ظہور احمد فخر الدین ملتانی حاکم علی اور خیر دین تھے عبد الرحمٰن جٹ مولوی فاضل ہے۔ اور احمدیہ سکول میں ٹیچر اور احمدیہ نیشنل کور کا ایک عہدیدار ہے۔ میں نہیں جانتا کہ رحمت اللہ شاکر اخبار الفضل کا اسسٹنٹ ایڈیٹر ہے۔ میں نہیں جانتا کہ حاکم علی سفید پوش ہے۔ میں نہیں جانتا کہ خیر دین احمدیوں کے خلیفہ صاحب کا مختار ہے۔ میں اور میرے ساتھی اس قبر کے بالکل قریب کھڑے تھے۔ جو کھودی جا رہی تھی۔ عبد الحق نے قبر کھودنے سے روکنے کے لئے اپنے پاؤں اس میں نہیں ڈالے تھے۔ اور نہ اس نے کسی کدال کو جو قبر کھودنے میں استعمال کی جا رہی تھی پکڑنے کی کوشش کی۔ احمدیوں کے مجمع کے پہونچنے سے پہلے قبر کا کوئی حصہ نہیں کھودا گیا تھا۔ جب حملہ شروع ہوا۔ اس وقت قبر کا بہت تھوڑا حصہ کھودا گیا تھا۔ ہمیں پیٹنے کے بعد قبر کو پھر کھودنا شروع کر دیا گیا۔ جب میں نے ولی محمد کو پہلے دیکھا اس کے پاس کدال تھی۔ ولی محمد اور اس کے چار ساتھیوں نے جو دوسرے احمدیوں کے آنے سے پہلے وہاں موجود تھے۔ ہماری منت سماجت کے نتیجہ میں اس وقت تک قبر نہیں کھودی جب تک کہ تمام احمدی وہاں پہونچ نہیں گئے۔ عبد الحق گواہ پر سب سے پہلے حملہ ہوا۔ اور پہلی ضرب اس پر لاٹھی کی لگی۔ جو عبد الرحمٰن جٹ نے ماری۔ اس کے بعد ولی محمد نے کدال سے اور عبد الرحمٰن کشمیری نے لاٹھی سے ضرب لگائی۔ عبد الحق گر گیا۔ میں نے پولیس کے آدمیوں کے درمیان جو تین چار قدم کے فاصلہ پر کھڑے

تھے پناہ لی۔ میرا باپ مہر دین احمدیوں سے مقدمہ کر رہا ہے۔ عبد الحق گواہ سے وہاں میری موجودگی میں بیان لیا گیا۔ میرا باپ مسلمان ہے اور احراریوں کا حامی ہے۔ مجھ سے پولیس نے میرے ساتھیوں کی موجودگی میں بیان لیا تھا۔

محمد دین ماشکی کا بیان

۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو قریباً ساڑھے چھ بجے صبح میں محمد اسحاق اور عبد اللہ اپنے قبرستان میں گئے۔ پانچ احمدی غلام محمد۔ ولی محمد دل محمد۔ ابراہیم اور عبد اللہ ملزمین قبرستان میں موجود تھے۔ ولی محمد کے پاس کدال تھی۔ وہ ایک احمدی کی نعش کو دفن کرنے کے لئے قبر کھودنا چاہتے تھے۔ ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ ان کے پاس اپنا قبرستان ہے۔ اس پر دل محمد شہر کی طرف بھاگ گیا۔ اور جلد بعد تین ہزار سے لے کر چار ہزار لاٹھیوں سے مسلح احمدیوں کے ساتھ واپس آ گیا۔ عبد الحق گواہ بھی اس وقت تک پہونچ گیا تھا۔ احمدی سنگو کی لڑکی کی نعش لائے۔ ہم اور عبد الحق نے دوبارہ احمدیوں سے درخواست کی۔ کہ وہ نعش کو وہاں دفن نہ کریں۔ عبد الرحمٰن جٹ نے اپنے ساتھیوں کو ہمیں پیٹنے کے لئے کہا۔ جس پر انیس آدمیوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ ان انیس میں سے پندرہ اس وقت حاضر عدالت ہیں (گواہ نے محمد حیات۔ عبد العزیز۔ عبد العظیم اور اسمٰعیل ملزمین کے سوا باقی تمام کے نام لئے) مجھے ایک زخم لگا۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ زخم کس نے لگایا۔ میرا ڈاکٹری معائنہ کیا گیا۔

بجواب جرح کہا۔ قبرستان قادیان سے قریباً پون میل دور ہے۔ ۶ ماہ ہوئے احمدیوں نے میرا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ کیونکہ میں نے احمدیت کو ترک کر دیا تھا۔ قبرستان جانے کے لئے ہمیں کسی آدمی نے نہ کہا تھا۔

نذر حسین کنسٹیبل کا بیان

نذر حسین کنسٹیبل ۳۴۷ تھانہ صدر بٹالہ نے بیان کیا۔

۱۶ جون کو میں قادیان کے مسلمانوں کے قبرستان میں محمد خان ہیڈ کنسٹیبل اور بعض اور لوگوں کے ساتھ گیا۔ اور ۶ بجے صبح سے تھوڑا عرصہ بعد وہاں پہونچ گیا میں نے دو ہزار سے لے کر تین ہزار احمدیوں کو نعش کے ساتھ وہاں جمع دیکھا۔ چار اور آدمی (گواہ نے گواہان استغاثہ ۱ لغایت ۳ اور عبد اللہ کی طرف اشارہ کیا) بھی تھے۔ عبد الحق گواہ استغاثہ احمدیوں سے منت سماجت کر رہا تھا۔ کہ نعش کو وہاں دفن نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان کے پاس اپنے قبرستان موجود ہیں۔ عبد الرحمٰن جٹ ملزم نے جسے میں پہلے سے جانتا تھا۔ اور جو احمدیوں میں موجود تھا اپنے ساتھیوں کو کہا کہ عبد الحق وغیرہ پر حملہ کر دو۔ اس پر بیس سے لے کر پچیس کے قریب احمدیوں نے لاٹھیوں سے عبد الحق وغیرہ پر حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں میں عبد الرحمٰن جٹ کے علاوہ محمد تقی۔ عبد اللطیف عبد العزیز عبد العظیم۔ عبد الرحمٰن کشمیری اور ابراہیم بھی تھے۔ (گواہ نے ان لوگوں کے نام نہیں بتلائے۔ بلکہ عدالت میں ایک ایک کر کے ان کی طرف اشارہ کیا)

میں نے ان ملزمین کو شناخت پریڈ میں ایک مجسٹریٹ کے سامنے شناخت کیا۔

بجواب جرح کہا۔ میں نے ان ملزمین کو تین شناخت پریڈوں میں شناخت کیا۔ میں اپریل ۱۹۳۶ء سے قادیان میں متعین کیا گیا تھا۔ میں ان ملزموں کو جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے نہیں جانتا تھا۔ میں قادیان کے بازاروں میں ہر روز تین گھنٹہ ڈیوٹی پر متعین ہوتا تھا۔

لال بیگ کنسٹیبل کا بیان

۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو میں محمد خان ہیڈ کنسٹیبل اور بعض اور لوگوں کی معیت میں مسلمانوں کے قبرستان میں گیا۔ ہم وہاں قریباً پونے سات بجے صبح پہونچ گئے۔ ہم نے دیکھا۔ کہ دو ہزار سے لے کر تین ہزار تک کی تعداد میں احمدی وہاں نعش کے ساتھ موجود ہیں۔ گواہان استغاثہ ۱ لغایت ۳ جو اس وقت عدالت میں موجود ہیں اور ایک اور آدمی بھی وہاں موجود تھے۔ وہ احمدیوں سے درخواست کر رہے تھے۔ کہ ان کے قبرستان میں نعش کو دفن نہ کیا جائے عبد الرحمٰن جٹ ملزم نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ گواہان استغاثہ ۱ لغایت ۳ اور ان کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں۔ تب پندرہ یا سولہ کی تعداد میں احمدیوں نے گواہان استغاثہ نمبر ۱ لغایت نمبر ۳ پر حملہ کر دیا۔ ایک حملہ آور کے پاس کہی (کدال) تھی۔ حملہ آوروں میں محمد حیات اسمٰعیل اور محمد تقی ملزمین کے علاوہ عبد الرحمٰن جٹ اور عبد الرحمٰن کشمیری جنہیں میں پہلے سے جانتا ہوں تھے۔ (گواہ نے مقدم الذکر تین ملزمین کے نام نہیں لئے بلکہ عدالت میں ان تینوں کی طرف اشارہ کیا)۔

میں نے ان ملزمین کو شناخت پریڈ میں شناخت کیا تھا۔

بجواب جرح کہا۔ میں ان تین ملزمین کو جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ اس واقعہ سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ اسمٰعیل کے نام سے میں بعد میں واقف ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ محمد حیات ملزم کی قادیان میں کوئی دوکان ہے۔ میں قریباً ساڑھے تین ماہ سے قادیان میں ہوں۔

موصیوں کے متعلق اعلان

قبل اس کے کئی دفعہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ موصیان تاریخ بیعت اور اپنا نمبر وصیت لکھ کر دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اگر تاریخ بیعت یاد نہ ہو۔ تو کم از کم سنہ بیعت ضرور تحریر فرمائیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

تلاش گمشدہ

میرا برادر عبدالکریم نامی رنگ گندمی عمر ۱۷ سال عرصہ دو ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ اگر کسی احمدی جماعت یا احمدی دوست کو علم ہو تو براہ مہربانی مجھے پتہ دیکر ممنون فرمائیں۔ میرے والد اور چچا صاحب کو بہت تشویش ہے۔ خاکسار عبدالرحیم شملوی معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی اے پی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول قصور

دعویٰ یا اپیل دیوانی نمبر ۶۲

چیت رام ولد رام دہن قوم برہمن ساکن ولٹوہا تحصیل قصور

بنام

شاہ محمد ولد چھانگا قوم جٹ ساکن ولٹوہا تحصیل قصور حال کونجہ ڈھینگا بنگلہ چک نمبر ۶۳ الاہوریاں منڈی چشتیاں ریاست بہاولپور معرفت مہندر نواں پنڈیا

دعویٰ ۱۰۰/-

بنام شاہ محمد ولد چھانگا قوم جٹ ساکن ولٹوہا تحصیل قصور حال کونجہ ڈھینگا بنگلہ چک نمبر ۶۳ الاہوری منڈی چشتیاں ریاست بہاولپور معرفت مہندر نواں پنڈیا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی شاہ محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام شاہ محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر شاہ محمد مذکور تاریخ ۹ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مقام قصور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵/۷/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

وصیتیں

نمبر ۴۲۲۴:۔ منکہ عصمت آراء بیگم زوجہ سید عنایت حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۸۳ ڈاک خانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور ایک انگوٹھی سونا قیمتی ۱۰/- روپے ہے۔ کل ۵۱۰/- روپے ہوئے مندرجہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرنے کی اپنی زندگی میں کوشش کروں گی۔ اگر میری زندگی میں یہ رقم داخل خزانہ نہ ہوسکی۔ تو اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ دار میرا خاوند ہوگا اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۴/۲ روپیہ ہے تا زیست ۱/۱۰ حصہ اسکا بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عصمت آراء بیگم سیدہ معلمہ بقلم خود چک نمبر ۲۸۳ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور گواہ شد:۔ عنایت حسین شاہ خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد الدین سکرٹری انجمن احمدیہ چک نمبر ۱۱۷ احمہور ضلع شیخوپورہ والد موصیہ

نمبر ۴۲۲۳:۔ منکہ سید عنایت حسین شاہ ولد سید امام شاہ قوم سید بخاری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۲۹ء ساکن چک نمبر ۲۸۳ ڈاک خانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد معہ پراویڈنٹ فنڈ ماہوار مبلغ ۲۵/۱۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:۔ سید عنایت حسین شاہ بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام فرید بقلم خود ساکن گوکھووال ضلع لائل پور۔
گواہ شد:۔ محمد الدین سکرٹری انجمن احمدیہ موضع جھور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۴۵۸۳:۔ منکہ امام الدین ولد عمر الدین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں بفضل خدا اپنی موجودہ جائداد کی حسب ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان سات لڑکوں میں مشترک ہے اس میں سے قیمت ۶۲۵/- روپے اپنے حصہ کی ہوتی ہے جو شہر گوجرانوالہ محلہ گوبند گڑھ متصل اسلامیہ ہائی سکول ہے دوسرا ایک مکان خام بدکی موضع ترگڑی میں ہے۔ اس میں میرے حصہ کی قیمت ۳۷/- روپے بنتی ہے۔ خانگی سامان کی قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپے ہے۔ ایک مکان رہائشی محلہ دارالبرکات قادیان میں قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ کا جو مشترکہ نہیں ہے۔ کل میزان ۱۸۶۲/- روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو رقم حصہ وصیت سے اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کرلوں وہ وصیت سے منہا کی جاوے گی۔ اگر اس سے زائد میری جائداد یا آمدن بڑھ جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چند حروف بطور سند تحریر کرد‍ئے ہیں۔ اس وقت میری پنشن آٹھ روپے ماہوار ہے۔

العبد:۔ مستری امام الدین بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالبرکات
گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین چپٹی مسیح محلہ دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۴۵۹۰:۔ منکہ برکت بیگم زوجہ بابو عزیز بخش قوم راجپوت عمر ۲۸ سال ساکن محلہ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نزر مہر مبلغ ۸۰۰/- جو کہ میرے خاوند مسمی عزیز بخش کلرک رسالہ نمبر ۱۹ حال مقیم دہلی چھاؤنی کے ذمہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ بصورت ادائیگی میں خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں گی۔ بصورت دیگر میرا خاوند مسمی عزیز بخش خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرادے گا۔

قیمت زیورات مبلغ سہ صد روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ العبد:۔ برکت بیگم بقلم خود محلہ دارالفضل قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ عزیز بخش بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سردار کرم داد خان پنشنر محلہ دارالفضل قادیان دارالامان

نمبر ۳۳۸۴ منکہ چودہری عصمت اللہ ولد چودہری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ وکالت عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد تخمیناً سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عصمت اللہ خان وکیل لائلپور

گواہ شد۔ محمد شریف وکیل منٹگمری حال وارد جلسہ قادیان۔ گواہ شد۔ عاجز محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان دارالامان

× فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی احمد ولد جواہا ذات لوہار سکنہ احمد آباد تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ 9/36 ۱۹ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ 6/36 ۲۴ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

× فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد ذکریا نصیر الدین ولد محمد بخش ذات ڈھوڈی سکنہ چک ۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ 9/36 ۱۹ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ 6/36 ۲۴ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

× فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم علی ولد اللہ دتا ذات بھورج سکنہ ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ 9/36 ۲۱ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ 6/36 ۲۴۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

× فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی مراد ولد محمد خان ذات بلوچ سکنہ عالمسال شرقی تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ 9/36 ۲۲ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ 6/36 ۲۴۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

× فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی میاں اللہ دتا شاہ ولد میاں جیون شاہ ذات قریشی سکنہ شیخ چوہڑ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ 9/36 ۲۲ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ 6/36 ۲۴ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۰ جولائی "پرتاپ" ۲۲ جولائی اس خبر کا ذمہ دار ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال کو پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ تین سال کے لئے ریاست سے باہر نکل جائیں۔ اور ریاست کا انتظام کسی آئی سی ایس افسر کے سپرد کر دیں۔ انہیں ہندوستان سے باہر کہیں جانا ہوگا۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ جبرالٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سپین میں باغیوں کے لشکروں نے میڈرڈ پر قبضہ کر لیا ہے سپین سے آنے والی خبروں پر سنسر کیا جاتا ہے الجیریا اور مراکش کی سرحد پر دو جرنیلوں کو قتل کر دیا گیا اور تین افسر قید کر لئے گئے ہیں۔ سپین کا سابق وزیر اعظم جس نے گذشتہ سال صدر جمہوریت کو قتل کر دیا تھا۔ پرتگال کی سرحد عبور کر گیا ہے۔ سپین کی غیر ملکی فوج کے بیس ہزار سپاہیوں نے ہسپانوی مراکش میں بغاوت کر دی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ انقلابی تحریک جلد اندلس تک پھیل جائیگی ہسپانیہ کی تشویش کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ تین وزرائے اعظم اپنے عہدوں پر صرف پندرہ گھنٹے تک فائز رہ سکے ہیں۔ جبرالٹر کے قریب ایک شہر میں اشتراکیوں اور فسطائیوں کی جنگ سے ایک آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے۔ سپین کے تین شہروں پر باغیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں عام ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لکھنو ۲۰ جولائی۔ اخبار "پاینیر" کا نامہ نگار گورکھپور سے لکھتا ہے کہ دریائے راپتی میں قیامت خیز طغیانی آگئی۔ بند ٹوٹ گیا۔ پچاس دیہات زیر آب ہو گئے۔ ہزارہا دیہاتی شہر میں پناہ گزین ہو رہے ہیں۔

لاہور ۲۰ جولائی۔ لاہور میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ اس وقت تک انیس اموات ہو چکی ہیں۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ ہندوستان اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں ہندوستانی اور جاپانی نمائندوں میں گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ آج کی گفتگو میں صرف اس اصول پر بحث کی گئی جو دوران گفتگو میں اختیار کیا جائیگا۔ نمائندگان ۲۳ جولائی کو باقاعدہ گفت و شنید شروع کریں گے۔

الہ آباد ۲۰ جولائی۔ یوپی فلسطین کانفرنس میں فلسطین میں حکومت برطانیہ کی یہود نواز حکمت عملی کے خلاف احتجاج کے طور پر برطانوی مال کا بائیکاٹ کرنے اور جشن تاج پوشی کا مقاطعہ کرنے کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ کوئٹہ چھاؤنی میں کیلیفورنیا کی طرز کی ایسی عمارتیں بنائی جائیں گی۔ جن پر زلزلہ کا اثر نہ ہو۔ ان کی تعمیر کے لئے ہندوستانی کمپنیوں نے ٹنڈر پیش کئے ہیں۔ کام فوراً شروع کر دیا جائے گا۔ اور ۱۹۳۸ء میں ختم ہو جائیگا ان تعمیرات پر ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی کے ایک کارکن کو آج نوٹس دیا گیا۔ کہ چوبیس گھنٹہ کے اندر دہلی سے نکل جاؤ اور ایک سال تک واپس نہ آؤ۔

ناگپور ۲۰ جولائی۔ ڈاکٹر پرانجپے کی صدارت میں ناگپور نگر ہندو سبھا کا جلسہ ہوا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ سکھوں اور ہندوؤں کے خلاف گورنمنٹ افغانستان کی کارروائی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہند میں مقیم افغانوں کو شہری اور تجارتی سہولیات سے محروم کر دیا جائے

شملہ ۲۰ جولائی۔ پنجاب کا وزیر تعلیم بننے کے لئے حسب ذیل اصحاب کوشش کر رہے ہیں۔ نواب احمد یار خان۔ چوہدری چھوٹو رام۔ سردار حبیب اللہ۔ ملک زمان مہدی خان۔ ملک محمد دین۔ ڈاکٹر عبدالرحمن ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ۔ چوہدری ریاست علی۔ نواب محمد حیات قریشی۔ چوہدری اللہ داد خان۔ میاں نور اللہ۔ سر عمر حیات خان اور ڈاکٹر اقبال۔

امرتسر ۲۰ جولائی۔ ایک احمدی بچے کی تدفین میں مزاحمت کرنے اور نعش کی بے حرمتی کرنے کے جرم میں ایک احراری حمید بٹ کو زیر دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند گرفتار کیا تھا۔ اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۰ جولائی۔ چاندی حاضر ۴۹ روپے ۱ آنہ۔ پہلا ہگتان ۴۹ روپے ۴ آنے۔ سونا حاضر ۳۴ روپے ۴ آنے پہلا ہگتان ۳۴ روپے ۴ آنے ۳ پائی دوسرا ہگتان ۳۴ روپے ۴ر ۹ پائی۔

بہاولپور ۲۰ جولائی۔ "مسلمان عورت" کے نام سے ایک شخص نے ایک منظوم کتاب شائع کی تھی۔ جو ثنائی برقی پریس امرتسر میں چھپی تھی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بدزبانی کی گئی تھی۔ حکومت بہاولپور نے ضبط کر لی ہے۔

مظفرگڑھ ۲۰ جولائی۔ جناب ملک صاحب خان صاحب نون احمدی ڈپٹی کمشنر دیہات کی اصلاح کے سلسلہ میں سارے ضلع کا دورہ کر رہے ہیں۔

سری نگر ۲۰ جولائی۔ حکومت کشمیر نے رشوت ستانی کی وجوہ معلوم کرنے اور ان کے استیصال کی تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ اخراجات منظور نہ ہونے کی وجہ سے اس نے کام بند کر دیا ہے۔

نتھیا گلی ۲۰ جولائی۔ انڈین سول سروس کے داخلہ کے لئے ۵ جنوری ۱۹۳۷ء کو مقابلہ کا ایک امتحان ہوگا۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے چیف سیکرٹری کو اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے درخواستیں بھیج دیں۔ درخواستیں ضروری دستاویز کے ساتھ آنی چاہئیں۔ نیز ڈپٹی کمشنر کو عرضیاں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ہے۔ قواعد و ضوابط کی کاپیاں و دیگر معلومات ضلع متعلقہ کے ڈپٹی کمشنر سے مل سکتی ہیں۔

شیخوپورہ ۲۰ جولائی۔ سنا گیا ہے شیخوپورہ۔ ڈسکہ اور سیالکوٹ کو عنقریب ریلوے لائن کے ذریعہ ملا دیا جائیگا۔ ریلوے حکام نے کچھ آدمیوں کو نوٹس دیئے ہیں کہ ریلوے کے احاطہ میں لائن سے ایک سو گز کے اندر اندر مکان نہ بنائیں کیونکہ اس جگہ کی ریلوے یارڈ کی توسیع کے لئے ضرورت ہے۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ سر سکندر حیات خان کل یہاں پہنچے۔ اور فوراً سر جیمز گرگ فنانس ممبر گورنمنٹ ہند سے ملاقات کرنے گئے۔ وہ کل لاہور روانہ ہو جائینگے

لاہور ۲۰ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ کا ایک روزانہ اخبار اردو میں اگست کے دوسرے ہفتہ سے شائع ہونے والا ہے

ناگپور ۲۰ جولائی۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈمرہ میں سگرٹ کے کارخانہ کے آٹھ صد مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ وہ موجودہ اجرت سے مطمئن نہیں ہیں

الہ آباد ۲۰ جولائی۔ صوبجات متحدہ کے سیاسی حلقوں میں اس تجویز پر غور ہو رہا ہے۔ کہ صوبہ کے زمیندار اور تجارت پیشہ لوگ آئندہ انتخابات لڑنے کے لئے سر تیج بہادر سپرو کی قیادت کا جوا اپنے کندھوں پر اٹھائیں۔

جلگاؤں ۲۰ جولائی۔ کانگرس کے اجلاس کے متعلق قطعی طور پر فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ گاؤں میں ہو چنانچہ اس فیصلہ کے پیش نظر فیض پور کو منتخب کیا گیا۔

ٹین سین ۲۰ جولائی۔ شمالی چین میں کسی نامعلوم شخص نے ایک جاپانی کو قتل کر دیا ہے۔ اس سے شمالی چین میں پھر سیاسی بے چینی پھیل جانے کا خطرہ ہے۔ ٹینگ شاؤ سے پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے۔

پیرس ۲۰ جولائی۔ میڈرڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزارت عظمیٰ میں ایک اور تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ یعنی وان جوز گیرال سابق وزیر بحر وزیر اعظم ہو گئے ہیں۔

پیرس ۲۰ جولائی۔ میلیلا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ تین ہسپانوی جنگی جہاز جو باغیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجے گئے تھے۔ باغیوں سے مل گئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی